باب نمبر 8

گھر کا اسلامی ماحول

افادات

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اخْتُصَّ بِالْخُلُقِ الْعَظِیْمِ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ قَامُوْا بِتَائِیْدِ الدِّیْنِ الْقَوِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمْ سَکَنًا وَ جَعَلَ لَکُمْ مِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَھَا یَوْمَ ظَعْنِکُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِکُمْ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ وَاَعْظَمَ شَانُہٗ وَاَتَمَّ بُرْہَانُہٗ کی حمد وثناء اور شفیع محشر، مالکِ کوثر محبوبِ دلبر، احمدِ مجتبیٰ جنابِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر ودانش، نہایت ہی معزز ومحتشم حضرات وخواتین!

ربّ ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے آج ہم کو رمضان المبارک کے پُر کیف لمحات میں ادارہ "صراط مستقیم" کے فہم دین کورس کے آٹھویں درس میں شرکت کی سعادت

نصیب ہورہی ہے۔ ہماری آج کی گفتگو کا موضوع

”گھر کا اسلامی ماحول“ ہے

میری دُعا ہے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ سب کو قرآن وسُنّت کا فہم عطا فرمائے۔ قرآن وسُنّت کی ابلاغ وتبلیغ اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ دیگر موضوعات کی طرح یہ موضوع بھی نہایت اہم موضوع ہے۔ عملاً اس کو زندگی کے نشیب وفراز میں اپنے پیشِ نظر رکھنا اَز حد ضروری ہے۔ میرا ربّ الفاظ کو تاثیر اور حروف کو سوز عطا فرمائے۔ رمضان المبارک کے اس روحانی وقت کی وجہ سے ہم جوسنیں اُس سے ہمارے عمل میں آسانی پیدا فرمائے۔

میں نے قرآن مجید سے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۰ کا ایک حصہ آپ کے سامنے تلاوت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے رہنے کو۔

and Allah gave you houses for habitation,

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْاَنْعَامِ بُيُوتًا

اور تمہارے لئے چوپائیوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے۔

and made for you of the skins of cattle sone houses

تَسْتَخِفُّونَهَا جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں۔

which are light for

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ تمہارے سفر کے دن

the day you travel

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ

تمہارے منزلوں پر ٹھہرنے کے دن

and for the day you stay at stage

ربّ ذوالجلال فرماتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے تم کو بسنے کیلئے گھر دیئے اور اُس نے تم کو جانوروں کی کھالوں سے گھر میسر کئے۔جن کو تم سفر اور رہائش کے وقت ہلکا سمجھتے ہو جب تم کسی جگہ مقیم ہوتے ہو۔

خالقِ کائنات اپنے احسانات کا تذکرہ کرتے ہوئے جہاں دیگر بہت سی چیزوں کو ذکر کیا وہاں انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کا گھر کی شکل میں جو انعام ہے اُس کو بھی تفصیل سے ذکر کیا اور گھر کی دو قسموں کو بیان کیا۔

(۱) وہ گھر جو غیر منقولی ہے۔

(۲) موبائل گھر جو خیموں کی شکل کا گھر بنایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو یہ احساس دے رہا ہے کہ گھر کا ہونا بھی ایک بہت بڑا احسان ہے۔جس زمین پر تم گھر بناتے ہو تو اُس وقت زمین ہر وقت تمہارے گھر کو حرکت کے بغیر اپنی آغوش میں رکھتی ہے۔

آپ نے دیکھا کئی سالوں کے بعد ایک منٹ زمین نے حرکت کی تو اُس کے دامن سے گھروں کا سارا ملبا تتر بتر ہوگیا۔

خالق کائنات فرماتا ہے''تم میرا احسان سمجھو کہ یہ زمین پیار سے تمہارے گھروں کو آغوش میں لئے ہوئے ہے۔اُس وقت ہمارا احساس اُجاگر نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے کرم سے ہمیں یہ گھر دیئے ہیں اور پھر ان میں اللہ تعالیٰ نے رہائش کی توفیق بخشی ہے۔وہ اس احسان کو اُجاگر کرتے ہوئے ارشاد فرما رہا ہے کہ میں نے تمہیں بے خوف وخطر رہنے کیلئے جگہیں دیں۔اس میں مقصد یہ ہے کہ تم ہر وقت مجھے یاد کرتے رہو کہ جس خدا نے اپنی بڑی زمین کو کنٹرول کر کے ایسے خوبصورت گھر دیئے ہیں اور اُس

میں ہمیں سکونت دی ہے۔ گھر کی تعمیر کے بعد بھی جہاں زمین کی عدم حرکت کا دخل ہے وہاں خالق کائنات جل جلالہٗ نے ہزاروں درندوں کو اُس جگہ آنے سے روکا ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو سارے گھر مختلف حشرات سے سانپوں سے اور درندوں سے بھر جاتے سارے درندے صحراؤں سے نکل کر لوگوں کی رہائشی کالونیوں کا رُخ کر لیتے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں گھروں میں رہائش دی ہے۔ اس واسطے ہم اُن درندوں کو گھروں کی طرف نہیں آنے دیتے اور تم بے خطر گھروں میں سکونت اختیار کرتے ہو۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے اس آیت میں حضرت انسان کو گھر کی آغوش میں رہتے ہوئے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُس کا درس دیا۔ گھر مقام غفلت نہیں، گھر اللہ تعالیٰ کی سرکشی کا مرکز نہیں، گھر اللہ سے عداوت والی جگہ کا نام نہیں بلکہ گھر تو وہ گہوارہ ہے جو ہر وقت اللہ کے ذکر سے آباد رہنا چاہیئے۔ اس واسطے خالق کائنات جل جلالہٗ نے اپنے خصوصی فضل و کرم کا اس کو مرکز بنا کر اپنے بندے کو آرام اور سکون بخشا۔ تا کہ بندہ سکون کے ساتھ اپنے مولا کو یاد کرتا رہے۔

یاد رکھیں گھر اینٹوں کا نام نہیں، ویسے تو اس صفحہ ہستی پر کتنی عمارات اور بلڈنگیں بنی ہوئی ہیں مگر اُن کو گھر خاص نسبت کے لحاظ سے کہا جاتا ہے۔ ہر مکان گھر نہیں ہوتا، گھر کی اینٹوں کے ساتھ انسانی رشتوں کی کچھ تحریریں وابستہ ہوتی ہیں تو پھر اس اینٹوں کے مرکز کو گھر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

خالق کائنات جل جلالہٗ نے دوسرے مقام پر اسی سورۃ النحل کے اندر ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا

اللہ وہ ہے کہ جس نے تمہارے لئے تمہیں سے تمہاری بیویاں پیدا کیں۔

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً

اور پھر اُس سے تمہاری ازواج سے بیٹے، پوتے اور نواسے پیدا کیئے۔

اللہ تعالیٰ اس احساس کو بندے کے اندر اُجاگر کر کے گھر کے ماحول کو مکمل فرما رہا ہے کہ ہم نے اس طرح کا ماحول دیا اور تمہاری وحشت کو دور کیا۔ اُس اینٹوں کے مرکز کے ساتھ تمہارا دل لگا دیا اور پھر اُس میں سکون کیلئے رشتوں کے لحاظ سے ہم نے ایک انسانی ماحول کا گھر کی شکل میں آباد کیا کہ جس میں رہتے ہوئے تم وحشت زدہ نہیں ہوتے جس میں رہتے ہوئے تمہارے سامنے روشن مستقبل کی امیدیں ہوتی ہیں۔ لذیذ اور پُر سکون حال کے نظارے ہوتے ہیں۔

خالق کائنات جل جلالہٗ فرماتا ہے ہم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تاکہ تم اپنے رب کا شکر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

پھر اللہ نے تمہیں رزق بھی دیا، تمہیں گھروں میں بھوکا بھی نہیں رکھا۔

ایک تو اولاد کا رزق اور پھل دیا اور پھر کھانے کو بھی دیا اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے پھل بھی دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ (سورۃ النحل آیت ۸۲)

اے بندو! یہ پھر کیا معاملہ ہوا جب میں نے سب کچھ تمہیں فراہم کیا۔ باطل پر وہ لوگ ایمان لے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلا دیتے ہیں۔

باطل پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرک میں ملوث ہو جاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ سے سرکشی کرتے ہیں اور بغاوت کرتے ہیں۔

وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ

نعمت اللہ سے مراد اسلام ہے اور نعمۃ اللہ سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔

خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے ہم نے تمہارے ہر احسان کی ضیافت کی اور ہر احسان کیلئے ہم نے دعوت کا اہتمام کیا۔ اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ تم اس گھر میں میرے اسلام کو آباد کر لو، جس گھر میں میں نے تمہیں آباد کیا ہے۔ لیکن معاملہ کہیں کہیں برعکس ہو جاتا ہے تم میرے اسلام کو چھوڑ کر اور میرے نبی علیہ السلام کو چھوڑ کر اُس کے برعکس دیگر کام اُن گھروں میں رائج کر دیئے جاتے ہیں۔

خالق کائنات فرماتا ہے اس گھر کے ہر لمحے کا سکون یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اس گھر کی فضاؤں میں اسلام آباد ہونا چاہیئے اور اس گھر کا ماحول سے وہی منظر نظر آنا چاہیئے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف کے پُر نور گھروں کو عطا فرمایا تھا۔

(۱) گھر کی تطہیر:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی گھر کے خدوخال کو بیان کرتے ہوئے اس کی ہر جہت پر روشنی ڈالی ہے۔

ایک تو گھر کی آبادی ہے لیکن آبادی سے پہلے گھر کی تعمیر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کی تعمیر کی تطہیر کا بھی حکم دیا اور پھر آبادی کے وقت بھی تطہیر کا حکم دیا۔

گھر کی تعمیر کے لحاظ سے تطہیر کا حکم اس انداز سے بیان کیا ہے:

بیہقی نے شعب الایمان جامع ۱/۶۴ میں اس کو روایت کیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِتَّقُوا الْحَجَرَ الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ اِسَاسُ الْخَرَابِ

آپ نے فرمایا اپنے گھر کو جب تم بناتے ہو تو حرام کی اینٹ سے بچ کے رہو۔ اگر گھر میں حرام کی اینٹ لگ جائے گی تو حرام کی بنیاد پڑ جائے گی۔ جس گھر میں تم نے زندگی کے ایام گزارنے ہیں اور حیات کے لمحات کو پورے کرتے ہوئے راہ عدم کو چلنا ہے۔

میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں:

وہ گھر ایسی جگہ پر نہ ہو جو غصب کی ہو جو لوٹ کی ہو اور جو ناجائز قبضہ کی ہو۔ وہ جگہ جس پر تم نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارنا ہے وہ جائز ذرائع کی ہو اگر وہ جگہ ہی ناجائز ہو گی تو پھر تم کیا امید کر سکتے ہو کہ تم اس پر رہتے ہوئے جائز کام کر سکو گے اور تمہارے لئے وہ آشیانہ رحمتوں اور برکتوں کا گہوارہ بنے۔ سب سے پہلے وہ زمین پاک ہو اُس میں غصب اور کسی قسم کا ناجائز دخل نہ ہو۔ پھر جن اینٹوں سے گھر بنایا جا رہا ہے وہ ساری کسب حلال کی ہوں، جائز کمائی کی ہوں اور اُن میں کوئی حرمت شامل نہ ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کے ظاہری ڈھانچے کے لحاظ سے بھی تطہیر کا حکم دیا۔ چونکہ تم نے اس کے اندر رہنا ہے یہ تمہارا آغوش کی طرح محاصرہ کرے گا سوچو تو سہی اگر قدموں کے نیچے حرام جگہ ہو گی، ناجائز اور غصب کی دائیں بائیں اوپر نیچے حرام کی اینٹیں لگی ہوں گی تو پھر وہ جگہ بندہ کیلئے آگ کا منظر پیش کرے گی۔

وہ دنیا میں رہتے ہوئے جہنم کا قیدی بن جائے گا اور جہنم کا اسیر بن جائے گا۔ ان اینٹوں سے اُس کو دوزخ کی تپش محسوس ہو گی اور پھر شیطان اُس جگہ پہ ڈیرے لگا دے گا جس کی وجہ سے دن میں غافل، رات میں بھی غافل، صبح کو غافل، شام کو غافل حدود اللہ کا بھی مجرم، حقوق العباد کا بھی مجرم، اس انداز میں اس کی زندگی بسر ہوتی رہے گی تو میرے محبوب علیہ السلام چاہتے ہیں کہ میرے امتی کا نشیمن پاکیزہ ہو۔ اُس میں کسی طرح کوئی بدی کا داغ موجود نہ ہو۔ نشیمن پاکیزہ ہو گا تو شاخ پاکیزہ ہو گی۔ ٹہنی پاکیزہ ہو گی آب و ہوا پاکیزہ ہو سکے گی اور اگر آغاز ہی حرام سے ہوا تو پھر آگے حرام سے بچنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

اس واسطے میرے محبوب علیہ السلام کا یہ فرمان اسلامی گھر کیلئے بھی سیڑھی کی حیثیت رکھتا ہے کہ اُس میں اس بات کو پیش نظر رکھا جائے کہ کسی طرح کی کوئی ناجائز چیز

اُس شخص کے گھر کی تعمیر میں بھی داخل نہ ہونے پائے۔

دوسرے نمبر پر گھر کی آبادی ہے۔

(۲) گھر کی آبادی کی تطہیر:

اس سے مطلب یہ کہ جب وہ اینٹوں کا مرکز گھر بنتا ہے تو اُس میں بھی سرفہرست یہ بات ہونی چاہیئے کہ کسی طرح کی کوئی ایسی چیز نہ ہو جو گندی ہو جس کی وجہ سے آگے زندگی گندی بن جائے۔

میرے محبوب علیہ السلام کا فرمان نہایت ہی اس مقام پر قابل غور ہے۔ گھر کی آبادی کا مطلب یہ ہے کہ گھر کو جو شرعی حیثیت مل رہی ہے جب اُس نے گھر بنایا تھا تو اینٹ پاک رکھی تھی۔ اب اُس کو آباد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب شادی کرے گا تو زوجہ بھی پاک منتخب کرے، کسی بدکردار عورت کو اپنے نکاح کیلئے منتخب نہ کرے۔ ایسی عورت جو معاشرت کے لحاظ سے گندی ہوگی تو اُس کی وجہ سے پورا گھرانہ گندہ ہوسکتا ہے

آغوش جب گندی ہو جائے گی تو پوری نسل گندی ہو جائے گی۔ اس گھرانے کو تقدس تب ملے گا جب عورت نیک ہوگی۔ اس میں اتنا دخل اینٹوں کا نہیں جتنا دخل اُس میں گھر والی کا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو گھرانہ کہا جائے گا اور یہ گھر بنے گا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس سلسلے میں بھی متوجہ کیا۔ جب گھر گھر بننے والا ہے تو اس میں بھی حرام سے بچنا اور ناجائز سے بچنا اور اس میں بھی فحاشی اور عریانی اور بے حیائی کے دھبوں سے بچنا اور اس میں بھی ایسی برائی کی علامت سے بچنا جس کی وجہ سے برائی کا سلسلہ پھیلتا چلا جائے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے ایک معیار دے دیا اور آج گھر کی آبادی کے لحاظ سے اُس معیار کو اپنے سامنے رکھنا اس وقت اُمت مسلمہ کا بہت بڑا فریضہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ابن ماجہ شریف حدیث ۱۸۵۹ میں

موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے:

لَا تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ

کبھی بھی کسی عورت سے شادی محض اُس کے حسن کی وجہ سے نہ کرو۔

حُسن کو تم معیار نہ بناؤ، انتخاب میں محض حسن کو سامنے نہ رکھو کیوں؟

عَسىٰ حُسْنُهُنَّ اَنْ يُرْدِيَهُنَّ

اگر وہ صرف حسن صورت ہو اور حسن سیرت نہ ہو، تو ہو سکتا ہے وہ حسن اُن عورتوں کو ہلاک کرے۔ حسن کی وجہ سے اپنے مستورہ ہونے کی حیثیت کھو بیٹھے جو عورت کا شریعت میں تقدس ہے۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے۔ وہ عورت جو پوری نسل کیلئے منبت کی حیثیت رکھتی ہے جس کے دامن میں پھول کھلیں گے تو تقویٰ کی بہار آئے گی۔ حسن کے دامن میں آنے والی بہار سے کائنات میں نکھار آئے گا اگر وہ زمین ہی شور ہوگی اور زمین ہی خراب ہوگی تو پھر کس بہار کی امید کی جا سکتی ہے۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرمانے لگے تم صرف حسن کو معیار نہ سمجھو، ہو سکتا ہے حسن ہی اُن کی تباہی کا سبب بن جائے اور حسن ہی اُن کی بربادی کا سبب بن جائے۔ صرف حسن کو تم پیش نظر نہ رکھو۔

وَلَا تَزَوَّجُوهُنَّ لِاَمْوَالِهِنَّ

آپ نے فرمایا ''تم مال کو بھی معیار نکاح نہ بناؤ، کسی کے ساتھ شادی کرتے وقت اپنے گھر کی آبادی کیلئے جو تم اہتمام کر رہے ہو اُس میں کسی عورت کے محض مال کو دیکھ کر فیصلہ نہ کرو۔ کیوں؟

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

عَسىٰ اَمْوَالُهُنَّ اَنْ تُطْغِيَهُنَّ

قریب ہے کہ اُن کا مال اُن کو سرکش بنا دے۔ اُن کا مال ان کو باغی بنا دے' اُن کے مال کی وجہ سے عورتوں کے مزاج میں تکبر آ جائے' سرکشی آ جائے' بغاوت آ جائے' گھر بننے کی بجائے بگڑ جائے' گھر سنورنے کی بجائے تباہ و برباد ہو جائے' میں قربان جاؤں اے ماہ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے حکمت بھرے الفاظ پر اور تمہاری خوشبو سے لبریز باتوں پر کتنے کروڑوں سال کے تجربے باتوں کو اکٹھے کر سکتے تھے' میرے محبوب علیہ السلام کے ایک جملے نے وہ سارے اکٹھے کر کے بتا دیئے ہیں۔ فرمایا "کبھی بھی صرف حسن کو معیار نہ بنانا۔ آج انسان خود سمجھتا ہے کسی نے حسن کو معیار بنالیا' کسی نے محض مال کو معیار بنالیا کہ حسن کی وجہ سے انتخاب ہو رہا ہے یا مال کی وجہ سے انتخاب ہو رہا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں ان دونوں چیزوں کو تابع سمجھو' ان کو ثانوی حیثیت دو' ان کی بھی کچھ حیثیت ہے مگر اولیت حسن کی نہیں' اوّلیت مال کی نہیں' جس گھر کو تم اسلامی ماحول دینا چاہتے ہو اُس گھر کی آبادی میں معیار کیا ہونا چاہیئے۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لٰكِنْ تَزَوَّجُوْهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ

میں تمہیں کہتا ہوں جب تم گھر کی آبادی کا اہتمام کرو تو دین کو پیش نظر رکھو' تم نے اپنے گھر کو جنت کا گہوارہ بنانا ہے۔ تم نے اپنے گھر کو فردوس کی علامت بنانا ہے۔ تم نے اپنے گھر کو نحوست سے پاک رکھنا ہے۔ تم نے اپنے گھر کو آخرت کے گھر کا ایک وسیلہ بنانا ہے۔

تو میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "محض جمال کو بھی سامنے نہ رکھو اور محض مال کو بھی سامنے نہ رکھو بلکہ نامہ اعمال کو سامنے رکھو۔ اُس خاتون کے دین کو' اُس کے ایمان کو' اُس کی نیکی کو' اُس کی پرہیز گاری اور تقویٰ کو معیار بنالو۔ اس کے ساتھ جس وقت دوسری چیزیں آ جائیں گی جتنی آتی جائیں گی' اتنے فائدے زیادہ ہوتے چلے

جائیں گے ۔ لیکن محض مال کو اور محض حسن کو معیار نہ بنانا ۔ اگر نیکی ہے تو پھر یہ چیزیں عورت کیلئے معاون ثابت ہوں گی ۔ اس واسطے کہ پھر اُس کے مال پر بھی شریعت کا پہرہ ہوگا اور اُس کے جمال پر بھی شریعت کا پہرہ ہوگا ۔

جو دونوں خطرے میرے آقا علیہ السلام نے بیان کئے تھے وہ دونوں خطرے ٹل جائیں گے ۔ محض جمال میں ہلاکت کا خطرہ تھا اور محض مال میں سرکشی اور عداوت کا خطرہ تھا ۔ جب اس پر شریعت کا رنگ غالب آجائے گا تو وہ حسن بھی شریعت کے تابع ہو گا اور وہ مال بھی شریعت کے تابع ہوگا ۔ نتیجہ یہ نکلے گا یہ شریعت کے ساتھ معاون بن جائیں گے اور اُس عورت کی حالت یہ ہوگی ۔

ابن ماجہ میں دوسرے مقام پر صحابہ کرام سے فرما رہے تھے ۔ تم یہ چیز حاصل کرو' فلاں مال حاصل کرو' فلاں مال بہت ضروری ہے ۔ اس میں یہ فرمایا تھا:

زَوْجَةٌ مُّؤمِنَةٌ تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْآخِرَةِ.

(ابن ماجہ حدیث ۱۸۵۶)

سب سے بڑا مال اور سب سے بڑی نعمت انسان کیلئے وہ مومنہ زوجہ ہے ۔ وہ مومنہ بیوی ہے کون سی:

تُعِيْنُ اَحَدَكُمْ عَلٰى اَمْرِ الْآخِرَةِ

جو تمہاری آخرت کے معاملے میں مدد کرنے والی ہے ۔

آخرت کے معاملے میں تمہاری مددگار ہوتی ہے جب بھی دنیا اور آخرت کا مقابلہ آتا ہے تو گھر میں اُس کا ووٹ آخرت کے بارے میں ہوتا ہے جب بھی گھر میں یہ بات چلتی ہے کہ اب اتنے پیسے ہیں ۔ اس سے فحاشی کا سامان بھی خریدا جا سکتا ہے اور اس اعمال صالحہ کیلئے کمائی کی جا سکتی ہے ۔ تو اُس کا اپنے خاوند کو مشورہ فحاشی کا نہیں ہوتا' عریانی کا نہیں ہوتا' دنیاداری کا نہیں ہوتا' بلکہ ہمیشہ دین کا مشورہ دیتی ہے ۔ ہمیشہ آخرت کی سوچ

دیتی ہے۔ ہمیشہ آخرت کے معاملے میں اپنے خاوند کیلئے معاون بنتی ہے۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں "یہ وہ چیز ہے جو انسان کے گھر کو آباد کرتی ہے، سب سے بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ اگر یہیں سے خرابی ہوگی اُس کا خرمن جل کے راکھ ہو جائے گا اور اگر یہیں سے انسان کو کامیابی حاصل ہو جائے گی تو پھر اُس کا گھر حقیقی گھر کہلائے گا اور یہی گھر جنت میں جانے کیلئے ضامن بن جائے گا۔ اُس کے گھر کا ماحول اُس کو فردوس تک پہنچانے کیلئے ممدّ اور معاون ثابت ہو جائے گا جو گھر اسلامی ماحول ہے۔ اُس کیلئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں جو کچھ پہلے ہو چکا اس کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ گھر بھی بنا لیا اور گھر کی آبادی کے جو ذرائع تھے وہ بھی پہلے آ چکے ہیں۔ اُس میں اصلاح پیشِ نظر ہو۔ جب گھر کا سارا ماحول اسلامی بن جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمتوں کی برسات برساتا ہے۔

سنن دارقطنی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا .

(جامع ۱/۱۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے اہل بیت کے ساتھ کسی خاندان کے ساتھ اور کسی کے گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر کیا ہوتا ہے۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) فَقَّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ

اللہ تعالیٰ اسلامی ماحول والے گھر کو دین میں فقاہت عطا فرما دیتا ہے۔ اُن کو

اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ عطا فرما دیتا' پھر کوئی قدم بھی راہ حرم سے ہٹا کر نہیں رکھتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کیلئے اپنے قدموں کو اٹھا کے لے جاتے ہیں۔ اس اسلامی ماحول کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔

دوسرے نمبر پر میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

(۲) وَقَّرَ صَغِيْرُهُمْ كَبِيْرَهُمْ

جب گھر کی آبادی اسلام کے رنگ میں رچ بس جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُن کو یہ توفیق دیتا ہے کہ اُن میں سے چھوٹے بڑوں کا ادب کرتے ہیں' اُن کی توقیر کرتے ہیں' کبھی بھی چھوٹے بڑے کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اُن کے سامنے اونچی آواز سے بات نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اُن کا سر عاجزی سے جھکا رہتا ہے اور بڑوں کے ادب کا ہر وقت خیال رکھتے ہیں۔ آج اسلامی ماحول کا ہر مسلمان سے تقاضا ہے کہ اولاد اور بیٹے اپنے والدین کا ادب واحترام کرتے رہیں۔ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا بھی خیال رکھیں اور نبی علیہ السلام نے یہاں تک ارشاد فرما دیا:

اِكْرَامَ صَدِيْقِهِمَا

اسلامی گھر کا ماحول یہ تقاضا کرے گا اُس گھر کا سرپرست دنیا سے چلا گیا ہے۔ پیچھے اولاد پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے والد محترم کے دوستوں کا بھی ادب کرے' اُن دوستوں کا احترام کرے۔ اُن دوستوں کی توقیر کو بھی برقرار رکھیں اور اپنی والدہ محترمہ کی جو سہیلیاں ہیں جن کا تعلق اُس کی والدہ محترمہ کے ساتھ تھا' اُن کا ادب بھی ملحوظ خاطر رکھیں۔ یہ گھر بھی اُن کیلئے عظمت والا گھر ہو' عزت والا گھر ہو۔

یہ دوسری بات تھی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس گھر کو اللہ تعالیٰ اسلامی رنگ دیتا ہے تو اُس گھر کا چھوٹا اُس گھر کے بڑے کا ادب کرتا ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو براہِ راست رشتہ دار ہیں

اُن کا ہی ادب نہیں بلکہ ایسا ایک جامع نظام دے دیا۔ باپ کے دوستوں تک کا ادب اور ساری رشتہ داریاں جو دور تک کی ہیں اور باپ کی وجہ سے ہیں یا جو رشتہ داریاں والدہ کی وجہ سے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اسلامی ماحول کا اس کو حصہ بنا دیا کہ اولاد پر لازم ہے کہ وہ اتنے با ادب رہیں کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اپنے والد اور اپنی والدہ دونوں کی جہت سے جتنی رشتہ داریاں بن رہی ہیں یا جتنے تعلقات بن رہے ہیں اُن سب کا ادب واحترام کرے اور اُن سب کی توقیر کرے خالق کائنات جل جلالہ نے رسول علیہ السلام نے اپنی امت کے مسلم گھرانے پر اس کو لازم فرما دیا۔ پھر درمیان میں ایسے فرامین روشنی کے طور پر رکھے۔ ایک طرف خالہ کے بارے میں آپ نے فرما دیا:

اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمْ (بخاری شریف ۱/۳۷۲)

فرمایا'' خالہ تو یوں ہی ہے جیسے بندے کی والدہ ہوتی ہے' اُس کا ادب بھی ضروری ہے''۔ اور پھر فرمایا:

عَمُّ الرَّجُلِ نَحْوُ اَبِیْهِ

بندے کا چچا باپ کی بمنزل ہوتا ہے۔ باپ کے قائم مقام ہیں۔ تو یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ تھا جو آپ نے امت مسلمہ کے گھرانے کے اسلامی ماحول کو فراہم فرمایا ہے۔

(۳) تیسرے نمبر پر ارشاد فرمایا:

رَزَقَهُمُ الرِّفْقَ فِی مَعِیْشَتِهِمْ

خالق کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ اُس گھر کو معشیت میں نرمی عطا فرماتا ہے۔ زندگی کے معاملات میں اور رزق کے حصول میں نرمی عطا فرماتا ہے۔ وہاں پر سختی نہیں ہوتی'

وہاں پر نرمی ہوتی ہے۔

(۴) وَالْقَصْدَ فِی نَفَقَاتِہِمْ

اللہ تعالیٰ اُن کو میانہ روی کی توفیق دیتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ اخراجات بڑھاتے نہیں' اپنے بجٹ کو دیکھ کر اپنے احوال کے مطابق رکھتے ہیں اور میانہ روی کے ساتھ اپنے معاملات کو آگے بڑھاتے ہیں۔

آخری بات آپ نے یہ ارشاد فرمائی:

(۵) وَبَصَّرَهُمْ فِی عُیُوبِہِمْ. (جامع الرموز ۱/۱۵۴)

اسلامی گھرانے کے جو لوگ ہوتے ہیں' جن کا ماحول اسلامی ہوتا ہے' اُن کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے گھر والوں کے عیب دکھاتا ہے۔ اُن کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ آپس میں مل بیٹھ کر اصلاح کی بات بھی کرتے ہیں۔ ہمیشہ یہ نہیں ہوتا کہ جب بھی بچہ کسی سے جھگڑ کے آئے تو والد اور والدہ اُس دوسرے گھر پر ہی الزام لگاتے رہیں کہ انہوں نے ہمارے بچے کو مارا اور انہوں نے یہ کام کیا۔ یہ فلاں معاملے میں ہمیشہ فلاں ہی کی زیادتی ہے بلکہ اسلامی ماحول میں بندے کو یہ توفیق ملتی ہے اور اُس بندے کو یہ سعادت بھی میسر آتی ہے کہ وہ اپنے عیب کی طرف بھی دیکھے۔ خالق کائنات جل جلالہ اُن لوگوں کے گھروں کو سعادت سے بھر دیتا ہے جن لوگوں کو اپنا عیب دیکھنے کی توفیق ملتی ہے۔ وہ لوگوں کے عیب کی طرف ہی نگاہ نہیں رکھتے' اپنی بھی تفتیش کرتے ہیں' اپنی بھی تلاشی کرتے ہیں' اپنے بھی کردار کو دیکھتے ہیں اور اپنے معمولات کی طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں۔

جس وقت یہ چیز گھر کے ماحول کے اندر پائی جائے گی تو اپنے لحاظ سے بھی دیکھا جائے گا کہ فلاں کے بیٹے نے ایسا کیا ہے تو میرے بیٹے کی بھی تو یہ غلطی ہے۔ اس نے بھی تو ایسا کیا ہے' اس کو بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ فلاں جگہ اگر فلاں نے

ہمارے ساتھ ایسا کیا تو ہمارا بھی فلاں کی شادی کے موقع پر یہی رویہ تھا۔ ہم نے بھی اُس وقت اچھا کردار ادا نہیں کیا۔ اپنے عیب کو جب دیکھتا ہے تو خالق کائنات اسی چار دیواری کو ان کیلئے جنت کی آزادی کا اعلان فرما دیتا ہے اور اُن کو جنت کے ماحول کا مہمان بنا دیتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آداب کو بیان کرتے ہوئے کیا کیا معاملہ اپنی اُمت کیلئے بیان نہیں کیا۔

ایک دن یہ بیان ہو رہا تھا:

إِذَا كَانَ جِنْحُ اللَّيْلِ. (کنز العمال ۱۶/۴۱۱)

جب رات کا وقت آ جائے

كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ

اے میری اُمت اپنے بچوں کو گھروں میں روک لیا کرو۔

شام کے وقت اُن کو گھروں سے باہر نہ نکلنے دیا کرو، شام کے وقت ان کو گھروں میں رکھو۔ کیوں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ

جب سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے تو اُس کے فوراً بعد شیطان دوڑتے اور بھاگتے ہیں، چکر لگاتے ہیں، اسی دوران وہ بچوں کو اغوا کرتے ہیں۔ اسی دوران جنوں کا حملہ ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بالخصوص غروب شمس کا جو وقت ہے اس میں اپنے بچوں کو روک کے رکھو''۔

فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ

جب تقریباً ایک گھنٹے کا ٹائم گزر جائے تو پھر ضرورت کے پیش نظر اُن کو گھر

سے چھوڑ بھی سکتے ہو کہ وہ گھر سے نکل لیں، باہر جا سکیں لیکن آج تو شیطان کے سوا شر انسان بھی موجود ہے۔ اُن کے بعد بھی نکلنے کے خطرات موجود ہوں گے۔

لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت کا یہ حصہ بڑا قابل غور ہے اور ہر حصہ ہی قابل غور ہوتا ہے کہ شام کا وقت جب سورج غروب ہو رہا ہوتا ہے تو یہ وقت بالخصوص شیطانوں کے دوڑنے کا وقت ہے۔ اُس وقت وہ دھکے دیتے پھر رہے ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے جھپٹ رہے ہوتے ہیں۔ اپنی اولاد کی اس وقت بالخصوص حفاظت کرنی چاہیئے اور غروب شمس کے بعد کچھ حصہ گزر جائے، رات اچھی طرح چھا جائے تو اس کے ضرورت کے پیش نظر بچہ گھر سے باہر نکل سکتا ہے۔

شام کے آداب کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے:

اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ

اسلامی ماحول یہ ہے کہ دروازے شام ہوتے ہی بند کو لو

دروازے کھلے نہ رکھو۔

وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

بسم اللہ پڑھتے ہوئے دروازے بند کرتے جاؤ، کوئی کھڑکی بھی کھلی نہ رہنے دو، کوئی دروزہ بھی کھلا نہ رہنے دو، یہاں تک فرما دیا اگر تمہارے دروازے میں کواڑ نہیں ہیں، طاق موجود نہیں ہیں تو میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرمانے لگے ''تم دروازے میں ایک چھڑی ہی کھڑی کر دو، ایک دھاگہ ہی باندھ دو، شریعت کا اتنا ہی پہرہ کافی ہے۔

آپ نے فرمایا ''جس گھر کا دروازہ بند ہوگا، کبھی بھی شیطان بند دروازے کو نہیں کھولے گا''۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَاباً مُغْلَقاً

جس کو بند کر دیا گیا ہے تو شیطان اُس بند دروازے کو کھولے گا نہیں۔

حالانکہ وہ کس قدر پاورفل شیطان ہے۔ ضدی اور کس قدر سرکش ہے۔ لیکن یہ پابندیاں جو شریعت نے لگا رکھی ہیں۔ ان سے آگے جانے کی اُس میں مجال نہیں ہے۔ جب شریعت کو تسلیم کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر جب آپ نے دروازہ بند کر دیا تو وہ اندر داخل نہیں ہوسکتا۔

صرف لکڑی کھڑی کر دی وہ شیطان جس کو اتنی مہارت ہے اور اتنا کنٹرول ہے کہ وہ بندے کے خون میں بھی شامل ہوسکتا اور خون میں مل کر پوری رگوں میں اس کا دوران ہوتا ہے۔ یہ شریعت مطہرہ کے پہرے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شریعت کو اتنی زبردست طاقت دے رکھی ہے۔ فرمایا'' ایک بار بسم اللہ پڑھ کر چھڑی تم دروازے پر کھڑی کر دو پھر شیطان اندر داخل نہیں ہو سکے گا۔ شیطان سے بندہ محفوظ رہے گا۔ اس کی اولاد محفوظ رہے گی۔

پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اپنے برتنوں کو بسم اللہ پڑھ کے ڈھانپ دیا کرو۔

دیکھو منصب نبوت کو۔ وہ جو بندوں کو اللہ تعالیٰ سے ملانے کیلئے آئے ہیں اس کو طہارت دے کر اللہ تعالیٰ کے قرب میں پہنچاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتیں بھی ماحول کیلئے بیان فرما دی ہیں۔

فرمایا'' یہ مسلم اُمہ کا گھر نہیں ہے جس میں برتن دھونے والے یوں آگے پیچھے پڑے ہوئے ہوں اور شیطان اُن برتنوں میں کھا رہا ہے۔ خالی برتن میں تو کچھ نہیں ہوتا لیکن جس برتن میں کچھ کھایا گیا ہے اُس پر شیطان فوراً حملہ کرتا ہے۔

اُس میں سے کھاتا ہے یا تو اُس کو ڈھانپ دیا جائے یا اُس کو دھو دیا جائے۔ یہ شریعت مطہرہ کا پہرہ ہوگا۔ تھوڑا سا ڈھانپنے سے معمولی سا کپڑا بسم اللہ پڑھ کر

اُس برتن پر رکھ دیں گے اُس سے وہ برتن محفوظ ہو جائیں گے۔ آئندہ شیطان کی بے برکتی اُس میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ جب بھی اُس برتن میں سے کھایا جائے گا اُس میں بسم اللہ والی برکت موجود رہے گی۔ برتن کو ڈھانپتے وقت بسم اللہ کا تلفظ کرلیا گیا تھا۔ تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماحول کے لحاظ سے بیان کیا اور پھر بالخصوص گھر کے ماحول کی ذمہ داری گھر کی مستورہ کے ذمے ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ذمہ داری خاتون خانہ کے ذمہ لگا دی ہے۔ بخاری شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے:

اَلْمَرْاءَۃُ فِی بَیْتِ زَوْجِھَا رَاعِیَۃٌ (بخاری شریف ۳۲۴/۱)

عورت اپنے خاوند کے گھر میں حکمران ہے' راعیۃ ہے عورت کا گھر میں کنٹرول ہے' گھر میں عورت کی نگرانی ہے' نگہبانی ہے۔ خاوند تو گھر سے باہر چلا جائے گا۔

گھر کو پیچھے سنبھالنا عورت کا کام ہے اور گھر کو شیطانی وساوس سے پاک رکھنا یہ اُس کی ذمہ داری ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز داخل نہ ہونے دے کہ جس کی وجہ سے گھر کے ماحول میں خرابی لازم آتی ہو اور بالخصوص پردے کے لحاظ سے نہ تو خود بے پردہ باہر نکلے اور نہ ہی کسی غیر محرم کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

یہ آج جو ہمارے ماحول بنے ہوئے ہیں کہ خاوند کے دوست بھی گھر آ رہے ہیں اور جا رہے ہیں اور غیر محرم آ رہے ہیں سارا معاملہ ایسا ہو رہا ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام نے اس کو اسلامی ماحول کیلئے زہر قاتل قرار دیا ہے کہ اس کی وجہ سے تمام گھر کی روحانیت تہہ و بالا ہو جائے گی۔ جس وقت پردے کے سلسلے میں پابندگی ہو گی تو اُس میں اتنی برکتیں آ جائیں گی کہ گھر میں رہتے ہوئے بندہ اگرچہ کسی بندگی میں مصروف نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر سانس پر اُس کو بندگی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

اُس کا طریقہ کیا ہے؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

طبرانی کی جلد نمبر ۱۱/۱۹۱ پر یہ حدیث شریف موجود ہے۔

میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

گھر کے اسلامی ماحول میں ایک نظر بیٹا اُٹھا کر اپنے باپ کی طرف پیار سے دیکھتا ہے اور ایک نظر پیار سے اپنی والدہ کی طرف دیکھتا ہے اور ایک نظر باپ اپنے بچے کو دیکھتا ہے۔ اب بظاہر یہ ایک خونی تعلق ہے۔ بچہ باپ کو دیکھ کے خوش ہو رہا ہے اور باپ بچے کو دیکھ کے خوش ہو رہا ہے لیکن اس میں خونی تعلق کے ساتھ روحانی تعلق کیسا ہے؟ میرے نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

اِذَا نَظَرَ الْوَالِدُ اِلٰی وَلَدِہٖ

جس وقت باپ اپنے بیٹے کو دیکھتا ہے۔

فَسَرَّہٗ

باپ کو بیٹا اچھا لگتا ہے باپ اپنے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اپنے بیٹے کی عادات کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اُس کے اخلاق کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے جس وقت باپ کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔

کَانَ لِلْوَلَدِ عِتْقُ نَسَمَۃٍ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اس کے بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔

باپ نے بیٹے کو خوش ہو کر دیکھا اور بیٹے نے باپ کو خوش کرنے والے کام کئے اور خوشی کا معیار اسلامی تھا۔ اس بنیاد پر باپ دیکھ رہا ہے ہر نگاہ جب دیکھتا ہے اگر وہ دن میں ہزار بار دیکھتا ہے تو بیٹے کو ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اگر باپ بیٹے کو شفقت کی نگاہ سے دس ہزار بار دیکھتا ہے تو بیٹے کو دس ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

اور پھر دوسری طرف

مَا مِنْ وَلَدٍ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ

میرے نبی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں جس وقت ایک بیٹا اپنے باپ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے، پیارے سے دیکھتا ہے، گھور کے نہیں دیکھتا، عداوت اور سرکشی سے نہیں دیکھتا جس طرح کہ بگڑی ہوئی اولاد ہوتی ہے، نہیں بیٹا مطیع ہے، بیٹا فرمانبردار ہے، بیٹا والدین کے ساتھ حسن سلوک کا علمبردار ہے، وہ بیٹا جب باپ کی طرف نظر شفقت سے دیکھتا ہے اس میں اگرچہ اُس نے باپ کو کھانا نہیں کھلایا، دیکھنے میں اُس نے باپ کو کوئی کپڑے نہیں پہنائے لیکن صرف پیار اور شفقت سے باپ کو من حیث الوالد دیکھا ہے تو اُس کو کیا ملے گا؟

میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً (مشکوۃ المصابیح ۴۲۱)

اللہ تعالیٰ ہر نظر میں بیٹے کو مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا۔

اب دیکھو!

اسلامی ماحول کی کتنی برکتیں آئیں، صدیوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو سکتا ہے اور لاکھوں کا سفر کرنے کے بغیر مفت میں برکتیں مل سکتی ہیں۔ جب اس بیٹے نے والد یا والدہ کی طرف ادب سے دیکھا اور پیار سے دیکھا اگرچہ اُس وقت وہ تہجد نہیں پڑھ رہا تھا جب والدین کو دیکھ رہا تھا تو اُس وقت وہ طواف نہیں کر رہا تھا جب گھر میں ہی اپنے والدین کی زیارت کر رہا تھا تو اُس وقت وہ صفا و مروہ کی سعی نہیں کر رہا تھا۔ اپنے گھر میں ہی بیٹھا تھا لیکن وہ رب جو طواف کروا کے حج کا ثواب دے سکتا ہے وہ اس اسلامی ماحول میں گھر پر بھی حج کا ثواب عطا فرما سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہر لمحہ جب یہ حال ہو گا تو دنیادار کا ہر معاملہ بھی دین کا معاملہ بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کو اس پر اجر عظیم عطا فرما دے گا۔

کنز العمال ۱۶/۱۱/۱۴۲ میں یہ حدیث شریف موجود ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آ گئیں جن کا نام حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ ہے۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو عرض کرنے لگی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَا وَافِدَةُ النِّسَآءِ اِلَیْکَ. (بخاری شریف ۱/۳۲۴)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج خود نہیں آئی مجھے آج خواتین نے اپنا ترجمان بنا کے بھیجا ہے۔ میں سب صحابیات کی نمائندہ بن کے آئی ہوں اور اُن کا ایک مطالبہ ہے، وہ میں آپ کے پاس لے کر حاضر ہوگئی ہوں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا معاملہ ہے؟"

صحابیات کیا چاہتی ہیں میرا کلمہ پڑھنے والی خواتین کو کس چیز کی تڑپ ہے، قربان جائیں اُن کی نیکی کے جذبے پر اور طہارت کی تڑپ پر صحابیات کو اگر تقاضا تھا تو کس چیز کا تھا؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگی کہ ساری خواتین یہ کہہ رہی ہیں

اِنَّ الرِّجَالَ فُضِّلُوا عَلَیْنَا بِالْجَمْعِ وَالْجَمَاعَاتِ

یہ مرد نیکیوں میں ہم سے کہیں آگے نکل گئے ہیں۔ ان کو نیکی کے مواقع زیادہ میسر ہیں اور ہمیں نیکی کے تھوڑے مواقع میسر ہیں۔ ان کیلئے زیادہ چانسز ہیں اور ہمارے لئے کم ہیں۔ یہ جماعات میں جاتے ہیں اور جمعے میں جاتے ہیں۔

وَعِیَادَةِ الْمَرْضیٰ وَ شُھُودِ الْجَنَائِزِ

مریضوں کی عیادت کرتے ہیں اور جنازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔

وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

یہ عمرہ اور حج کیلئے جاتے ہیں۔

وَالرِّبَاطِ

یہ وہ تلواریں لے کر میدان جہاد میں ہوتے ہیں۔

ان کیلئے مواقع زیادہ ہیں، مطلب یہ تھا اگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی ہمیں اجازت تو ہے مگر پابندیاں ہیں۔ حجاب ہوگا تو جاسکیں گی اگر حجاب نہیں ہوگا تو وہ گنہگار ہوگی اور پھر ہمارے لئے طہارت ہوگی تو جائیں گی۔ اگر مخصوص دن ہونگے تو نہیں جائیں گی جبکہ مردوں کیلئے تو ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ چہرے کے حجاب کے بغیر جاسکتے ہیں پھر اُن کیلئے کوئی دن ایسے نہیں جن میں اُن کو منع کیا گیا ہو جبکہ ہمارے لئے ایسے دن موجود ہیں۔

ہم جہاد میں وہ کردار ادا نہیں کرسکتیں جو مرد حضرات کردار ادا کرتے ہیں۔ پھر اُن کیلئے عمرہ پر جانے کے مواقع زیادہ ہیں، حج پر جانے کے مواقع زیدہ ہیں ہم ہوسکتا عمرہ وحج کیلئے وہاں پہنچیں لیکن مخصوص ایام کی وجہ سے ہم محروم رہ جائیں۔

ایسے اُس وقت کے خواتین میں جذبات تھے۔ انہوں نے حضرت اسماء بنت یزید کو بھیج دیا کہ تم جاؤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تم آپ سے بات کرلیتی ہو، ہماری بھی جاکر ترجمانی کردو۔

فَضَّلُوا عَلَيْنَا

ہمارا کوئی بندوبست کرو، ہم بھی تقویٰ میں ان کے ساتھ شریک ہونا چاہتی ہیں، ہمیں بھی ان جیسی فضیلت ملنی چاہیئے، آج سوچ کتنی بدل گئی، آج کچھ خواتین جو مغرب زدہ ہیں وہ نعرے لگا رہی ہیں، ہم مردوں کے شانہ بشانہ چلیں گی۔

ہمیں مردوں کے شانہ بشانہ حقوق چاہئیں۔ ہمیں مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ یہ سہولیات چاہئیں۔ حالانکہ اسلام جو حقوق عورت کو دیے اتنے تو حقوق کوئی کسی کو دے ہی نہیں سکتا۔ اُس وقت خواتین کی شانہ بشانہ تڑپ کس لحاظ سے تھی۔

وہ کہہ رہی تھیں جتنی نیکی یہ کرتے ہیں اتنی نیکیاں ہماری بھی ہونی چاہئیں، جتنے سجدے یہ کرتے ہیں اتنے سجدے ہمارے بھی ہونے چاہئیں، جتنے عمرے یہ کرتے ہیں اتنے عمرے ہمارے بھی ہونے چاہئیں۔ بدر و حنین کے معرکے جتنے یہ کرتے ہیں اتنے معرکے ہمارے بھی ہونے چاہئیں یا پھر اس کا عوض ہمیں ملنا چاہیئے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا تو بڑا خسارہ ہو جائے گا ان کو ہم پر فضیلت دے دی گئی ان کیلئے نیکی کے مواقع بہت زیادہ ہیں اور ہمارے لئے مواقع بہت تھوڑے ہیں۔ اب ایک تو عمومی طور پر خواتین کیلئے اس میں سبق ہے اور دوسرا ہمارے ماحول کے لحاظ سے کہ گھر کے اسلامی ماحول میں جو عورت کا کردار ہے اُس میں عورت کو فائدہ کتنا ہے اور اُس کی وجہ سے عورت کو کتنی بلندی ملنے والی ہے جس وقت سوال مکمل ہو گیا۔

صحابیہ نے دل کھول کے اپنے جذبات کا اظہار کر لیا کہ فلاں چیزیں ہیں اُن میں ہم پیچھے رہ چکی ہیں اور مردوں کو ہم پر فلاں فلاں معاملے میں ترجیح دے دی گئی ہے جس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن لیا تو فرمایا:

اِنْصَرِفِی اَیَّتُهَا الْمَرْءَۃ

اور اب تم نے بات مکمل کر لی، جواب سن کے گھر چلی جاؤ۔

وَ اَعْلِمِی مَنْ وَّرَاءَکِ

اور پیچھے جو تمہارے انتظار میں بیٹھی ہیں اُن کو جا کے بتا دو۔

جنہوں نے تمہیں لیڈر بنا کے بھیجا ہے۔ وہ ساری منتظر بیٹھی ہو گی، جاؤ اور جا کے میرا جواب اُن کو سنا دو۔ میں تمہیں ایک نسخہ بتا رہا ہوں، تمہیں میدان جنگ جانے کے بغیر، مجاہد جیسا ثواب ملے گا۔ تمہیں گھر میں بیٹھے ہوئے عمرے کا ثواب بھی ملے گا اور حج کا ثواب بھی ملے گا، تمہیں جمعے اور جماعات کا ثواب بھی ملے گا۔

میرے محبوب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "میں تمہیں بالکل چھوٹا مخصوص

نصاب دے رہا ہوں اس سے دنیا بھی سنورتی رہے گی، عقبیٰ بھی سنورتی رہے گی۔

کیا ارشاد فرمادیا:

اِنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ اِحْدَاکُنَّ لِزَوْجِھَا

تم میں سے وہ خاتون جو خاوند کے ساتھ اچھا سلوک رکھتی ہے، خاوند سے مفت جھگڑے نہیں کرتی، خاوند کے ساتھ ضد نہیں کرتی، ہٹ دھرم نہیں بنتی اور حالات کو سمجھ کے خاوند کے ساتھ چلتی ہے۔

وَطَلَبَھَا مَرْضَا تَہٗ

اور خاوند کی رضا کو ڈھونڈھتی ہے کہ خاوند کیسے راضی ہوتا ہے۔ یہ تو طے شدہ بات ہے کہ خاوند کی جس رضا کو شریعت نے تحفظ دیا ہے وہ رضا وہی ہوگی جو اسلام کے خلاف نہیں ہوگی۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرمانے لگے "جاؤ اے اسماء بنت یزید جا کے صحابیات کو بتا دو تم میں جو گھر میں بیٹھی ہوئی اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی رضا کو تلاش کرتی ہے۔

وَاتِّبَاعَ مُوَافَقَتَہٗ

اور وہ اُس کے ساتھ موافقت کرتی ہے، مخالفت نہیں کرتی، اُس کے ساتھ جھگڑے نہیں کرتی اور خاوند کے دیئے ہوئے پر شکر کرتی ہے اور خاوند کے احسان کو احسان سمجھتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَعْدِلُ ذَالِکَ کُلَّہٗ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو خاتون گھر میں رہ کر اپنے خاوند کی خدمت کر رہی ہے، ہم نے اس کو اس عمل پر پہلی ساری نیکیوں جتنا اجر عطا فرما دیا ہے۔ اے میری اُمت کی خواتین تم گھبراؤ نہیں تم اپنے گھروں میں اسلامی ماحول میں رکھو، تم

اپنے گھر کو پردے میں رکھو، تم اپنے آپ کو پردے میں رکھو، تم اپنے گھر کو شرم وحیاء کا گہوارہ بنادو اور تم وقت پہ نماز پڑھتی رہو اور تم حقوق کا خیال رکھو، گھر میں رہتے ہوئے تمہارا عمرہ بھی ہے، گھر میں رہتے ہوئے تمہارا حج بھی ہے۔ اگر حج کرنے کی سعادت ملی گی اور توفیق ہوئی تو وہ علیحدہ تقویٰ و مقام ہے۔ لیکن گھر میں رہتے ہوئے صرف اس بنیاد پر کہ اللہ نے ڈیوٹی لگادی ہے اس گھر میں میں نے بچوں کی دیکھ بھال کرنی ہے، میں نے خاوند کی خدمت کرنی ہے۔

میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرمار ہے ہیں:

يَعْدِلُ ذَالِكَ كُلَّهُ. (کنز العمال ۱۶/۴۱۱)

جتنی نیکیوں کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے، تمہارا گھر میں رہ کر باپردہ بیٹھ کر اپنے خاوند کی خدمت کرتے رہنا اور آخرت کے معاملے میں اُس کی معاون بننا، اس کو نیکی کا مشورہ دینا، یہ تمہارا ایسا عمل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے عمروں کے، حجوں کے اور نمازوں کے برابر فرمادیا ہے۔

محتشم سامعین حضرات!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے جو بڑے بڑے خدوخال ہیں۔ اُن کو سامنے رکھتے ہیں ہم اپنے موضوع کو مکمل کررہے ہیں کہ گھر میں پردے کی پابندی گھر میں کوئی ایسی صورت نظر نہ آئے کہ جس کی وجہ سے فرشتوں کا داخلہ ممنوع ہوجائے اور شیطان وہاں ڈیرے لگالیں۔

چونکہ جس گھر کے اندر صبح کی نماز کے وقت لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہاں شیطان آ کے اُن کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے اور پھر سارا گھر ہی شیطان کا گھر بن جاتا ہے۔ اسلامی ماحول یہ ہے کہ صبح کے وقت سارے بیدار ہو چکے ہوں اور یہ جو کلچر ہے کہ رات کو جاگتے رہنا اور بڑی دیر تک جاگتے رہنا اور صبح تک سورج کے طلوع

ہونے کے بعد بھی سوئے رہنا یہ اسلامی کلچر نہیں ہے اور یہ اسلامی ماحول کا حصہ نہیں ہے۔ رات کو عشاء پڑھ کے جلد سو یا جائے لیکن صبح دم سحر اُٹھ کر اللہ کے حکم کے مطابق اپنے سفر کا آغاز کر لیا جائے کیونکہ انسان جس وقت سوتا ہے تو شیطان گرہ لگا تا ہے پھر اُس سے کہتا ہے کہ لمبی رات ہے سر جا اور وہ کئی گرہیں لگا لیتا ہے۔ مسلسل گرہ کے اوپر گرہ لگا تا ہے۔ لیکن جب وہ صبح کے وقت اُٹھا تو سب سے پہلے اللہ اکبر کہا تو اس سے ایک گرہ کھل گئی' جب اُس نے وضو کیا تو دوسری گرہ کھل گئی' جب اُس نے نماز پڑھی تو تیسری بھی کھل گئی۔ اب کیا ہے کہ یہ سارا دن شیطان سے آزاد ہو گیا۔ وہ نیکی میں رہے گا لیکن جس نے ایسا نہیں کیا وہ تو شیطان کا اسیر رہے گا اگر اُس کو گھر کا اسلامی ماحول میسر نہ آیا تو وہ شیطان کی غلامی میں چلا جائے گا۔ پھر گھر میں داخلہ بند کرنے کیلئے تلاوت قرآن مجید ہے۔ پھر شیطان کی دعوت کا مقام ہے جہاں وہ لپک کے جاتا ہے۔ وہ ایسی جگہیں ہیں جہاں انسان ننگا بیٹھا ہوا ہے یا جس جگہ پہ کوئی عورت بے پردہ بیٹھی ہوئی ہے۔ یہ شیطان کے لپکنے کی جگہیں ہیں۔

جس جگہ گانا لگا ہوا ہے اور جس جگہ فلمیں لگی ہوئی ہیں۔ یہ ساری شیطان کی دعوتیں ہیں۔ یعنی شیطان جب مطلع ہوتا ہے فوراً پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص اپنے گھر میں ایسے کام بھی کرے اور پھر رحمت کی اُمید بھی رکھے وہ یہ اُمید کیسے رکھ سکتا ہے۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ جس کان میں میوزک داخل ہو رہی ہے اُس میں شیطان کا پیشاب داخل ہو رہا ہے اور جس زبان سے گانا نکل رہا ہے خواہ خود بول رہا ہے یا ٹیپ ریکارڈ سے آواز آرہی ہے۔ خواہ ٹی وی کی سکرین سے آواز آرہی ہے۔ میرے آقا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

یہ اُس پیپ سے بُرا ہے جس پیپ سے بندے کا پیٹ بھر جائے۔ یہ ایک گانا پیپ سے کہیں زیادہ بُرا ہے۔

یہ اسلامی ماحول کی پابندیاں ہیں، پابندیاں معمولی سی ہیں اس میں کوئی مشکل نہیں جس وقت ان پابندیوں کو ہم پیش نظر رکھیں گے تو اس سے جو بندے کو فائدہ ہوگا اُس فائدہ کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا، کتنا زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمادیا کہ جس وقت گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہاں شیطانوں کی آبادی نہیں ہوتی۔ شیطان ڈیرے نہیں لگاتا۔ وہ گھر وحشت زدہ نہیں ہوتا۔ اُس گھر کے بچوں کو ڈر نہیں لگتا۔ اُس گھر کے بچے محفوظ رہتے ہیں جہاں شیطان کے ڈیرے ہوں گے وہاں چھوٹے بھی سہمے ہوئے ہونگے، بڑے بھی سہمے ہوئے ہونگے۔

نماز اور پردے کی برکت سے گھر امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ تمام گھر والوں کو امن وسکون عطا فرمائے گا۔

اس موضوع کی آخری بات جو پوری گفتگو کا خلاصہ ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جب نہایت ہی آہ بھر کے یہ ارشاد فرمارہے تھے:

بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا

آپ نے فرمایا ''یہ اسلام جس وقت چلا تھا تو اجنبی تھا پھر یہ اجنبی بن جائے گا' درمیان میں اسلام کو شوکت مل گئی، فتوحات مل گئیں، اسلام کا راج ہوگیا، اسلام پر عمل کرنے والے پیکر نظر آرہے تھے اور زمین پر ایسے انسان تھے جس پر فرشتوں کو رشک آرہا تھا لیکن پھر اسلام اجنبی بن جائے گا۔

اجنبی وہ ہوتا ہے جس کا گھر نہ ہو، اسلام کے اجنبی ہونے کا مطلب کیا ہے۔ مسلمان اپنے گھروں میں اسلام کو نہیں رہنے دیں گے۔ مسلمانوں کے گھر اسلام کے گھر نہیں ہونگے۔ آج وہ دن اسلام کیلئے اس زمین پہ موجود ہیں۔ اسلام بے گھر ہوگیا ہے

اسلام والے اپنا گھر اسلام کو دیتے ہی نہیں۔ اس سے بڑی بے وفائی کیا ہوگی؟ اور اس سے بڑا ظلم کیا ہوگا؟ وہ پیارا مہمان جو مدینہ شریف سے آیا ہو' بدر و حنین کے راستے سے گزرا ہو اور کربلا کی سرزمین پہ قربانی دے کر آیا ہو اور رات کے وقت رہنے کیلئے گھر میں جگہ مانگے اور اُسی اسلام کا میزبان مسلمان اپنے عمل سے جواب دے رہا ہو۔ اسلام تیرے رہنے کی جگہ میرے گھر میں نہیں ہے تو کہیں اور چلا جا۔ میرے گھر میں حرام خوری بھی ہے اور حرام کاری بھی ہے' بے حیائی بھی ہے' بے شرمی بھی ہے' نماز کی قضا بھی ہے' سودی کاروبار بھی ہے' اے اسلام! پھر جو بیزار ہو کے تو نکل جائے گا تیرا گزارا میرے گھر نہیں ہو سکے گا ابھی تو اور گھر تلاش کر لے' اس سے بڑا بھی اسلام کے ساتھ کوئی بے وفائی اور ستم کا معاملہ ہو سکتا ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

آج ہم نے اسلام کیلئے اس مہمان کیلئے اپنے گھروں کو اس قدر بنا دیا ہے کہ جو اس کی ضیافت کے اہل ہی نہیں رہے۔ ہمیں اپنے گھروں کو ایسا اسلامی ماحول دینا چاہیئے۔ اسلام آئے جی بھر کے رات رہے۔ جی بھر کے مہینے گزارے۔ جی بھر کے قیام کرے جب واپس جائے نبی علیہ السلام کے دربار میں ہماری سفارش کر رہا ہو کہ تمہارے امتی انہوں نے میری بڑی ضیافت کا اہتمام کیا تھا جو جو مجھے پسند تھا وہ انہوں نے کیا ہے' جو جو میری طبیعت کے مطابق تھا وہ سارے وہی کرتے رہے' جو کچھ مجھے چاہیئے تھا وہ اس گھر میں میسر تھا' اگر گھر میں میوزک بجتا رہا اور گھر میں ایسی آوازیں آتی رہیں' گھر میں فحش مناظر موجود رہے' گھر کے اندر تصویر لگی ہوئی موجود رہیں کہ جس کی وجہ سے شیطان گھر میں داخل ہوتا ہے اور فرشتے گھر سے رُک جاتے ہیں۔ ایسے میں اسلام کا چین سے وہاں ہونا اس کے لئے بڑی مشکلات بن جائے گی۔

بے وجہ تو نہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق وشرر سے ملے ہوئے

ٹھیک ہے اغیار کی سازش بھی ہمارے خلاف بہت زیادہ ہیں۔مگر ہم خود بھی تو سوچیں۔ ہم نے اپنے لئے کون سا کام کیا ہے۔ ہمارے گھروں میں امریکہ نے تو ہمیں نہیں روکا ہوا کہ ہم نماز پڑھا کریں، ہم اچھا کام کریں، ہم اپنے گھروں کو پاک رکھیں، گھروں کو صاف کردیں، گھروں کو فحاشی سے دور رکھیں، یہ ہماری اپنی ذمہ داری ہے۔اس کی طرف متوجہ ہونا آج کے موضوع کا اصل پیغام ہے۔

گھر کا اسلامی ماحول وہ ہے کہ جس کو اسلام نے پسند کرلیا، رات بسر کرلی، جی بھر کر رہا، قیامت کے دن گواہ بن جائے گا لیکن وہ اسلامی ماحول نہیں ہے جہاں اسلام کو داخل ہونے کی اجازت ہی نہ مل رہی ہو، اپنے عمل سے اسلام کو پیچھے ہٹایا جارہا ہو، ساری رات گزر جائے اسلام گلیوں میں چکر لگاتا رہے، مسلمانوں کے گھروں کو فائدہ کیا ہوگا؟

وہ یہودی کے دروازے پر تو جاتا ہی نہیں۔عیسائی کا دروازہ تو کھٹکھٹاتا ہی نہیں ہے۔اپنے کلمہ گو کے دروازے پہ آتا ہے تو کلمہ گو کو چاہیئے کہ وہ اپنے دین کو اجنبی نہ بننے دے۔اُس کو گھر عطا کردیں جو آج کے دور میں اسلام کو اپنا گھر دے دے گا تو میرے محبوب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں

طُوبٰی لِلْغُرَبٰی

میں اُن لوگوں کو جنت کی بشارت دے رہا ہوں۔

لہذا یہ عہد کر کے اٹھیں ہم اپنے گھروں میں پوری طرح اسلامی رنگ غالب کریں گے۔قبل اس کے کہ ہم پوری دنیا میں نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب دیکھیں، ہم اپنے گھروں میں تو اس نظام کے جلوے دیکھ رہے ہوں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری آج کی اس حاضری کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

وآخر دعونا اَن الحمد للہ رب العالمین